۴۸۹

موکل

یاسین

غدر دہلی کے افسانوں کا پانچواں حصہ

گرفتار شدہ خطوط

غدر ۱۸۵۷ء

کی

وہ خفیہ خط و کتابت جو بہادر شاہ بادشاہ دہلی اور غدر کرنے والوں کے درمیان ہوئی تھی اور جس کو غدر کے بعد انگریزوں نے لال قلعہ دہلی سے گرفتار کیا تھا

مرتبہ

مصور فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی دہلوی مدظلہ

کارکن حلقہ مشایخ دہلی نے
سنہ ۱۹۲۳ء میں دوسری بار۔
چھپوا کر شائع کیے

مطبوعہ دلی پرنٹنگ ورکس دہلی
(کتب قومی)

دوسری بار۔ دو ہزار

قیمت فی جلد عہ

۸۶

ھوالکل

بعد حمد و صلوٰۃ کے ناظرین کی خدمت میں عرض ہے کہ یہ وہ خطوط ہیں جو تیموریہ [illegible] آخری بادشاہ ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ کی خدمت میں انگریزی فوج کے باغی لوگوں اور ملک کے ہندو مسلمان امیروں سرداروں اور افراد رعایا نے بھیجے۔ اور وہ فرمان و جوابات ہیں جو بادشاہ کی جانب سے ان لوگوں کے نام روانہ کئے گئے۔

یہ خطوط بہادر شاہ کے مقدمہ کی مثل میں شامل تھے یعنی جب غدر ۱۸۵۷ء میں باغی افواج نے انگریزی سپاہ سے شکست کھائی۔ اور بہادر شاہ بادشاہ انگریزوں کی حفاظت میں اپنی خوشی سے آگئے تو انپر ایک باضابطہ مقدمہ قائم کیا گیا تھا جسمیں کئی مہینہ تک شہادتیں ہوتی رہی تھیں۔ اور سرکاری وکیل نے استغاثہ کیطرف سے مختلف قسم کے ثبوت یہ بات ثابت کرنے کو پیش کئے تھے کہ بہادر شاہ غدر کی سازش میں شریک تھے۔ اور انھی کے اشارہ سے غدر کی ہنگامہ آرائیاں اور انگریزوں کا قتل عام ہوا تھا

بہادر شاہ نے اس مقدمہ میں اپنا تحریری بیان دیا تھا اور لکھا تھا کہ سازش اور غدر سے میرا کچھ تعلق نہ تھا۔ بلکہ فوج نے خود مجھکو اپنا قیدی بنا لیا تھا اور ان کے جبر و تخویف سے میں خطوط و فرمان لکھتا تھا۔ اور بعض خطوط و فرامین وہ خود لکھ کر جبراً میری مہر کر لیتے تھے۔

اس مقدمہ کی مفصل کیفیت انگریزی زبان میں سرکاری اہتمام سے "ٹرائیل آف بہادر شاہ" کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ اور میں نے اس کا اردو ترجمہ تیار کرایا ہے جو شایع ہو گیا ہے۔ اسی مقدمہ کی مثل میں یہ خطوط و فرامین بھی تھے مگر میں نے کتاب کے طویل ہو جانے کے اندیشہ سے اسکو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔

پہلا حصہ بہادر شاہ کے مقدمہ کے نام سے ۔شایع ہوا۔ دوسرا "غدر دہلی کے گرفتار شدہ خطوط" کے نام سے جو یہی ہے اور تیسرا "غدر دہلی کے اخبار" کے نام سے شائع ہو گیا۔

اس کے قبل "غدر دہلی کا افسانہ" کے نام سے میری لکھی ہوئی ایک کتاب کئی بار شائع ہو چکی ہے اور ملک میں اسکو بہت پسند کیا گیا ہے۔جس میں وہ دردناک حالات ہیں جو غدر کے زمانہ میں بادشاہ اور انکی بیگمات اور ان کے بچوں کو پیش آئے۔اسکے بعد اسی کتاب کا دوسرا حصہ شائع کیا گیا۔جس میں انگریزوں اور انکی عورتوں اور ان کے بچوں کی مصیبت کا حال ہے جو غدر میں ان کو پیش آئی۔پھر تیسرا حصہ شایع ہوا جس میں محاصرہ شہر دہلی کے زمانہ کے وہ خطوط ہیں جو انگریز افسروں نے انگریز سول حکام کو لکھے۔

اس کے بعد اسی سلسلہ احوال غدر میں چوتھا حصہ بہادر شاہ کا مقدمہ ہوگا اور پانچواں حصہ یہ غدر دہلی کے گرفتار شدہ خطوط۔ اور چھٹا حصہ غدر دہلی کے اخبار۔اور ساتواں غالب کا روزنامچہ غدر اور آٹھواں دہلی کی جانکنی۔

پہلے یہ خطوط اردو یا فارسی میں تھے۔مقدمہ کی ضرورت سے انگریز وکیل نے ان کا انگریزی ترجمہ کرایا تاکہ انگریز جج ان کا مطلب سمجھ سکیں۔اس زمانہ میں ایسے لوگ کمیاب تھے۔جو فارسی یا اردو کا صحیح مفہوم انگریزی میں ادا کر سکیں۔اس لئے ممکن ہے کہ مترجم نے کچھ غلطیاں کی ہوں۔اس کے بعد اب انگریزی سے یہ اردو ترجمہ کرایا گیا۔جسمیں مزید غلطیوں کا ہو جانا کچھ بعید نہیں ہے۔پھر بھی میرا خیال ہے کہ مترجم نے بہت احتیاط برتی ہے اور اشخاص و مقامات کے ناموں کی گڑبڑ کے سوا واقعات کے مطالب میں کچھ خامی نہیں ہے۔

ان خطوط پر میں نے جو حاشئے لکھے ہیں ان کا لطف جب ہی آئیگا کہ بہادر شاہ کا مقدمہ پڑھا جائے کیونکہ سرکاری وکیل نے بادشاہ پر جو الزام قائم کئے تھے انہیں زیادہ زور انہی خطوط کے حوالوں سے دیا تھا۔میں نے یہ نوٹ اس غرض سے لکھے ہیں تاکہ بہادر شاہ کے جواب اور سرکاری وکیل کے الزام کا فرق ناظرین سمجھ سکیں۔

ان کی اشاعت کا مقصد

یہ کتابیں میں نے اس مقصد سے شائع کی ہیں کہ دہلی کی گذشتہ تاریخ اردو زبان میں محفوظ ہو جائے نیز یہ بھی ایک مقصد ہے کہ حکام سلطنت اسباب غدر کو موجودہ وقت میں پیش نظر رکھ کر رعایا کے جذبات کی قدر دانی اختیار کریں

اگر غلطی معلوم ہو

اس کتاب میں یا مذکورہ دونوں کتابوں میں کوئی غلطی نظر آئے یا کسی بات کا مطلب سمجھ میں نہ آئے تو سرکاری لائبریری دہلی میں کتاب ٹرائیل آف بہادر شاہ کو دیکھنا چاہیے جسکا یہ ترجمہ ہے فقط

حسن نظامی

دسمبر ۱۹۱۹ء

غدر دہلی کے گرفتار شدہ خطوط

جو

سراج الدین محمد بہادر شاہ سابق شہنشاہ دہلی کے پاس آئی

اور انکی طرف سے غدر ۱۸۵۷ء میں بھیجے گئے

نمبر (۱)

حکم شاہی مع مہر کے جو بادشاہ کے خاص نقطوں سے مزین ہے۔ مورخہ ۱۲ ؍ مئی ۱۸۵۷ء

بنام خادم خاص محمد علی بیگ ماتحت کلکٹر مالگذاری آمدنی جنوبی قسمت ضلع ہذا

تمہیں معلوم ہو کہ اس حکم کے پاتے ہی فوراً حاضر ہو اور اپنے ہمراہ وہ آمدنی جو فراہم کی ہو لیتے آؤ۔ علاوہ ازیں تمہیں حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے علاقوں میں بندوبست قائم کرو اور ان احکام کو نہایت ضروری جانو۔

نمبر (۲)

درخواست بجانب مولوی محمد ظہور علی پولس افیسر نجف گڈھ (تھانیدار)

مورخہ ۱۰ ؍ مئی ۱۸۵۷ء

بحضور بادشاہ جہاں پناہ! باادب عرض ہے کہ فرمان شاہی تمام ٹھاکروں۔ چودھریوں قانونگویوں اور پٹواریوں کو جو نجف گڈھ میں رہتے ہیں سمجھا دیا ہے۔ اور انتظامات خوش اسلوبی سے قائم کئے گئے ہیں۔ اور خداوند کے ایمار کے بموجب سواروں اور پیدلوں کو اکٹھا کرنا شروع کر دیا ہے اور انہیں سمجھا دیا گیا ہے کہ ضلع کی اس قسمت کی وصول شدہ آمدنی سے انہیں تنخواہیں دیجائینگی۔ غلام خداوندی کو اسوقت تک اعتماد نہیں تاوقتیکہ کچھ نئے بھرتی شدہ غازی نہ پہونچ جائیں

نگلی، لگرولی، چاؤ، کلن، و دیگر قرب و جوار کے مواضع کی بابت غلام عرض کرتا ہے کہ پر آشوب زمانہ کو دیکھ کر یہاں کے باشندوں نے مسافروں کو لوٹنا شروع کر دیا ہے۔ جرائم پیشہ لٹیروں کے متعلق دو درخواستیں مع راضی نامہ ارسال کی جا چکی ہیں اور اب مجھے امید ہے کہ شہزادہ والا تبار کو مع کافی فوج و توپخانہ وغازیان۔ یہاں کے لئے مقرر کیا جائیگا تاکہ اس حصہ ملک کا جہاں فدوی مقیم ہے بندوبست کر دیا جائے۔ اسوقت غلام ان قانون شکن باشندوں کو نام بنام بتا دیگا۔ اور آئندہ کے لئے انتظام قائم رکھنے اور انسداد جرائم کے قابل ہو سکے گا۔ اگر دیر تغافل کی گئی تو خوف ہے کہ بہت سی جانیں تلف ہو جائینگی۔ کئی عملے بباعث قلت روپیہ بہت تکلیف میں تھے اور انہیں جانے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا لہذا اگر حضور کے یہاں سے کچھ روپیہ عنایت کر دیا جائے تو اسمیں کا ایک حصہ مذکورہ بالا آدمیوں میں تقسیم کر دیا جائیگا۔ اور باقی سے سوار و پیادہ قیام حکومت کے لئے مقرر کئے جائینگے آئندہ بادشاہ سلامت مالک و مختار ہیں۔ یہ عرضی ایک گاڑیبان کے ہاتھ ارسال کیجاتی ہے جس نے حال ہی میں جرائم پیشہ لوگوں سے اذیت پائی ہے۔ التجا ہے کہ اعلیٰ حضرت کا فرمان اسی شخص کے ہاتھ بھیجا جائے۔

دستخط و مہر فدوی محمد ظہور علی پولس افسر (تھانے دار)

بادشاہ کا دستخطی حکم

مرزا مغل بہت جلد ایک دستہ پیدل مع ان کے افسران کے نجف گڈھ بھیجدو۔

نمبر (۳)

عرضی سجانب کپتان دلدار علی خاں مورخہ ۲۳ مئی ۱۸۵۷ء

حضور بادشاہ جہاں پناہ مودبانہ گزارش ہے کہ جو فوجی دستہ غلام کے مکان کی حفاظت کے لئے متعین تھا چار پانچ دن ہوئے کہ وہاں سے ہٹا لیا گیا ہے اور شہری بدمعاش گروہ بندی کر کے اسے (مکان کو) لوٹنے کے درپے ہیں۔ فدوی کے عیال و اطفال اسی مکان میں رہتے ہیں لہذا ملتجی ہوں کہ ایک فوجی دستہ اسکی حفاظت کے لئے متعین کر دیا جائے۔

فدوی خانہ زاد ۔ کپتان دلدار علی خاں

بادشاہ کا دستخطی حکم

مرزا مغل ۔ پیادہ رجمنٹ نمبر ۲ سے ایک دستہ سائل کے مکان کی حفاظت کیلئے متعین کر دو ۔

نمبر (۴)

عرضی منجانب رجب علی جمعدار میگزین ۔

بعالیخدمت شاہ جہاں پناہ ! مودبانہ گذارش ہے کہ حضور کے نمکخواران قدیمی اپنے اہل و عیال کو مکان پر چھوڑ کر مطابق فرمان حضور والا صبح سے شام تک میگزین میں کام کیا کرتے ہیں اور چونکہ شہر میں بدامنی پھیل رہی ہے لہذا ہم در شاہی پر مدعا پرداز ہیں کہ جہاں پناہ ایک دستخطی فرمان افسران پولس کے نام جاری کر دیں کہ وہ اپنے مختلف حلقوں میں ملازمانِ میگزین کی مکانات کی کافی حفاظت و نگہداشت رکھیں ۔ علاوہ ازیں فدویان و دیگر رعایا جو خلاصی لین میں رہتی ہے اور جہاں نگھبو تھو پولس تعینات ہے ۔ ظلم و تشدد سے عاجز آ کر التجا کرتی ہے کہ موجودہ پولس افسر کسی دوسرے حلقہ میں یا شہر کے باہر تبدیل کر دیا جائے تاکہ سائلان کو امن و چین نصیب ہو ۔

عریضہ نیاز رجب علی جمعدار دہلی میگزین

(اس حکم کا تعلق عرضی سے نہیں معلوم ہوتا شاید غلطی سے درج ہو گیا ہے)

بادشاہ کا دستخطی حکم

مرزا مغل ۔ ان تمام آدمیوں کو جو خزانہ لائے تھے میگزین پر مقرر کر دو ۔ شاہی دستہ کو سپاہیوں کو میگزین سے کوئی شئے بغیر کسی خاص حکم کے لیجانے کی اجازت نہیں ۔

نمبر (۵)

حکم زیر مہر شہنشاہ

ظل السادات سید عبد الحسن

مورخہ ۲۵ مئی ۱۸۵۷ء

جانو کہ جب سے تم رہتک گئے وہاں کے معاملات کی حالت کا کوئی مراسلہ نہیں بھیجا ۔ لہذا

تمہیں لکھا جاتا ہے ... س فرمان خاص کے پہونچتے ہی فوراً اس ضلع کی مفصل حالت لکھو اور یہ کہ زیر نگین لانے میں ہنوز کامیاب ہوئے یا نہیں۔ اس معاملہ کی کیفیت بغیر دیر کے فوراً ارسال کرو اور نہایت ضروری فرمان جانو۔ پشت پر نوٹ "نقل کیا گیا"

نمبر (۶)

حکم بادشاہ کے ہاتھ کا پنسل سے لکھا ہوا

بنام مرزا مغل ۲۷ مئی، ۱۸۵۷ء

فرزند دلاور شہرہ آفاق مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر۔ جانو کہ حسب ذیل اشیاء جو میگزین میں موجود ہیں مرمت پل جمنا کے لئے درکار ہیں پس تمہیں لکھا جاتا ہے کہ میگزین کے سپرنٹنڈنٹ سے لے کر چنی لال سپرنٹنڈنٹ پل کو دیدو:۔

رسے طویل جسقدر درکار ہوں ----------

تختے طویل جسقدر درکار ہوں ----------

رسی جسقدر درکار ہو ----------

کلہاڑیاں آہنی ---------- ۲

بسولے آہنی ---------- ۲

آرے آہنی ---------- ۲

چھینی آہنی ---------- ۲

کیلے آہنی (دراز) ---------- ۱۰۰

نمبر (۷)

حکم شاہی جس پر بادشاہ کی مہر خاص ثبت ہے

بنام نشان عزت جنگ باز خاں

پولس افسر علاپور

جانو کہ تم غلام، بعہدۂ پولس افسر علاپور مقرر کئے گئے ہو پس بہت ہوشیاری، فکر، اور ایمانداری سے اپنے فرائض ادا کرتے رہو۔ اور بہر صورت اپنے علاقہ میں ایسے انتظامات قائم کرو کہ لوٹ مار اور قتل و غارت نہ ہونے پائے (بہادر شاہ کو ہر وقت رعایا کا خیال رہتا تھا۔ حسن نظامی)

پشت پر نوٹ:۔ "نقل کیا گیا"

نمبر (۸)

حکم زیر مہر شاہی ۲۹ مئی ۱۸۵۷ء

بنام۔ غلام، نشانِ اولوالعزمی محمد علی بیگ

خود کو مورد الطاف سمجھو اور جانو کہ ہمارے حکم شاہی میں تمہیں ہدایت کیجاتی ہے کہ بادشاہ کی خفیہ آمدنی اور حصول آمدنی آراضی ضلع کا ایک دفتر جیمس اسکنر بہادر کے مکان میں قائم کرو۔ جو جیمس بہادر مذکور کی عورت سے خرید لیا گیا ہے۔ ہماری مہربانی کا یقین رکھو۔

نمبر (۹)

حکم زیر مہر شاہی ۳۱ مئی ۱۸۵۷ء

بنام ہیت رام۔ زمیندار موضع گور امرا۔

ضروریات کمشریٹ کے لئے جلد انتظام کردو۔ تمہیں مابدولت کے حضور سے کافی انعام دیا جائیگا۔

نمبر (۱۰)

حکم جس پر بادشاہ کی مہر خاص ثبت ہے ۵ جون ۱۸۵۷ء

بنام سپاہ بندان شاہی و کمپنی برٹش دیسی انفنٹری متعینہ لاہوری دروازہ

معلوم ہوا ہے کہ چند پیپے اسپرٹ کے بینائی کو ضرر پہنچانے والے، اور مذہب اسلام میں ممنوع، لوٹ میں ہاتھ لگے ہیں۔ ان میں سے تین، بڑے میگزین میں بارود بنانے کی غرض سے چھوڑ دئے گئے ہیں اور ایک ڈاکٹر کے لئے ہسپتال بھیجدیا گیا ہے۔ اور بقیہ بفصلہ ذیل لوگوں کو عطا کئے جاتے ہیں پس لازم ہے کہ محرران قوم کالیتھ کو جو قدیم تنخواہ داران شاہی ہیں عطا کردہ اسپرٹ

اپنے مکان لیجانے دو اور مانع نہ ہو۔ حسب احکام اور شاہی اجازت سے لیجاتے ہیں کوئی شخص پوچھ گچھ کرنے یا باز رکھنے کا مجاز نہیں ہے۔

منشی کسمت لال ---------- ایک پیپہ

شیو، سابق محرر دفتر خفیہ شاہی ---------- ایک پیپہ

سمن، سابق۔ انسپکٹر ڈاکخانہ ---------- ایک پیپہ

سکھن لال و جوالا پرشاد ---------- ایک پیپہ

سنت لال، لکھمی داس افسران محکمہ تنخواہ ---------- ایک پیپہ

جوالیا ناتھ ---------- ایک پیپہ

ڈاکٹر، ہسپتال ---------- ایک پیپہ

نمبر (۱۱)

حکم زیر مہر شاہی مورخہ ۱۷ جون ۵۷ء ۱۸

بنام نشان اولوالعزمی، اعزاز سلطانی، محمد تقی خاں

جانو کہ تم بندۂ خاص پہلے دیوان خاص کے داروغہ کئے گئے تھے اور اب ہم تمہاری ایمانداری علمی جوہر قابلیت اور اولوالعزمی کو دیکھ کر بجائے کرانی برطرف شدہ کے۔ تمہیں صدر امیں شاہجہاں آباد مقرر کرتے ہیں۔ فرائض منصبی نہایت قابلیت سے مانند مولوی صدرالدین بہادر انجام دو۔

نمبر ۱۲

عرضی ضابطے خاں از پولیس اسٹیشن بست مورخہ ۱۶ جولائی ۱۸۵۷ء

بحضور بادشاہ سلامت! قبل ازیں حضور عالی کے احکام برائے متعین کرنے چالیس پیدل بمقام پولس اسٹیشن پہاڑ گنج موصول ہوئے تھے لیکن ان کے بجالانے میں دیر ہوگئی کیونکہ اشیا ضروری موجود نہ تھیں۔ آج حضور کے تنخواہ دار کو دوبارہ ایک حکم سے سرفراز فرمایا گیا ہے جسمیں دوبارہ تاکید کیگئی ہے۔ جب الحکم اعلیٰحضرت بندہ زادہ کل حاضر خدمت ہوگا

اور اپنے ہمراہ چالیس پیادوں کو بھی لیتا آئے گا۔ جنہیں پھر اسٹیشن پہاڑ گنج روانہ کردیا جائیگا نتھیا خاں ترک سوار کے روبرو ان لوگوں کو قواعد و پریڈ سکھادی گئی ہے (اقبال شاہی کے لئے دعائیں)

عریضہ فدوی ضابطے خاں از پولس اسٹیشن بسنت

پشت پر نوٹ — "۱۶ر جون ۱۸۵۷ء کو مضامین دیکھ لئے گئے"

نمبر (۱۳)

بادشاہ کا دستی حکم پنسل کا لکھا ہوا ۱۸ر جون ۱۸۵۷ء

بنام مرزا مغل فرزند۔ دلاور شہرۂ آفاق مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر! جانو کہ کل باشندگان قلعہ کہنہ کی درخواست پر ہمارے دستخط خاص سے ایک حکم جاری ہوا تھا جس میں فوجوں کو تاخت و تاراج سے باز رہنے کی تاکید کی تھی اور بعد میں وہ درخواست تمہیں بھیجدی گئی تھی۔ تعجب ہے کہ ابتک کچھ بھی انتظام نہ ہوسکا اور تم نے کوئی دستہ بھیجکر تاراج کرنے والوں کو نہیں روکا۔ فوج کا کام حفاظت کرنے کا ہے نہ کہ تاراج کرنے اور لوٹنے کا۔ افسران فوج فی الفور اپنے ماتحتوں کو اس قسم کی ناجائز کارروائیوں سے باز رکھیں اور چونکہ غنیم کے نزدیک پہونچنے کی افواہ غلط تھی لہذا ان جرائم پیشہ سپاہیوں کو پرانے قلعہ سے نکال کر پانچ چھ میل دور رکھا جائے تاکہ ہماری رعایا کو انکے ظلم و جبر سے نجات ملے۔ غنیم کی فوجوں کے آنے سے پہلے فصیل تیار کرائی جاوے۔ اس میں غفلت ہرگز نہ ہو۔ ہماری عنایتوں کا یقین رکھو۔ (اس میں ثبوت ہے اس کا کہ فوج بالکل خودسر تھی اور بادشاہ ان کے ہاتھوں مجبور تھے۔ حسن نظامی)

(بادشاہ نے پھر پنسل سے لکھا ہے جو تقویت احکام کے لئے ہے)

"بہت جلد بندوبست کیا جائے"

نمبر (۱۴)

منسلکہ درخواست منجانب چاند خاں و گلاب خاں و ساکنان جے سنگھ پورہ و شاہ گنج معروف بہ پہاڑ گنج

بحضور مورخہ ۱۹ رجون ۱۸۵۷ء

بادشاہ! جہاں پناہ! مودبانہ التماس ہے کہ ان مبارک دنوں ہم غربا ر باشندگان جے سنگھ پورہ شاہ گنج المعروف بہ پہاڑ گنج و دیگر مقامات حضور کے ظلِ عاطفت میں پناہ ڈھونڈتے ہیں تاکہ تمام ظلموں سے چھٹکارا ملے۔ قصبہ شاہ گنج ہمیشہ بادشاہ کے نام سے پکارا جاتا ہے تاہم افواج شاہی اجمیری دروازہ سے نکلکر یہاں گھس جاتی ہیں اور دوکانداروں کو بے قیمت دیے جبراً سامان لیجاتی ہیں۔ اور نادار و تہیدستوں کے مکانوں میں گھس کر، بستری، لکڑیاں، اور برتن چھین لیجاتی ہیں۔ اور جو لوگ انہیں بمنت باز رکھنے کی کوشش کرتے ہیں انہیں ہتھیاروں سے زخمی کرتی ہیں۔ ان کے ظلم و تعدی سے عاجز آکر ہم لوگ مجبور ہیں کہ حضور والا سے عرض کریں کہ ہماری زبون حالت اور عدل پروری کو مدنظر رکھ کر سپاہ سے جواب طلب کیا جائے اور انہیں حکم امتناعی ہو کہ وہ ہمیں اور ساکنانِ پہاڑ گنج پر ظلم کرنے سے دست بردار ہوں۔ عریضہ نیاز چاند خاں و گلاب خان۔

بادشاہ کا دستی حکم

مرزا مغل۔ ایسی تدبیر اختیار کی جاوے کہ یہ مفسد لوٹ مار سے باز رہیں اور ہماری رعایا ظلم کا شکار نہ بنے (پشت پر نوٹ ہے جو اس سے علاقہ نہیں رکھتا)

نمبر (۱۵)

بادشاہ کا پنسل سے لکھا ہوا دستی حکم

بنام مرزا مغل ۲۰ رجون ۱۸۵۷ء

فرزند۔ دلاور شہرۂ آفاق مرزا ظہور الدین معروف بہ مرزا مغل بہادر، معلوم ہو کہ عبدالحسن عرف میر نواب پسر میر تفضل حسین وکیل مشتبہ آدمی ہے بادولت کی خواہش ہے

کہ اسے قلعہ میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ ہم نے حال میں سنا ہے کہ یہ شخص تمہاری مصاحبت میں ہے۔ پس ہدایت کیجاتی ہے کہ اسے فوراً نکال دو اور دونوں دروازوں پر یہ حکم پہنچا دو کہ وہ کسی حالت میں آیندہ قلعہ میں داخل نہ ہونے پائے۔ ان احکام کو آخری فیصل شدہ حکم سمجھنا چاہیئے مزید براں اسکے بارے میں کسی شخص کی سفارش پر توجہ نہ کی جائے۔

نمبر (۱۶)

بنام نشانِ عظمت، بندہ جماوٗ الدین خاں۔ ۲۴ رجون ۱۸۵۷ء

معلوم ہو کہ تمہاری عرضی بنا بر اجرائے اخبار نظر سے گذری اور منظور کیگئی۔ لہذا تمہیں اجازت دیجاتی ہے کہ تم اپنے اخبار کو بصیغۂ راز جاری کرو اور اس امر کی ہدایت کیجاتی ہے کہ غلط خبریں یا ایسے واقعات جنسے معزز لوگوں اور شہری باشندوں کے چال چلن پر دھبہ آئے درج نہ ہوں۔ (اس حکم میں کس سادگی سے پریس ایکٹ کا خلاصہ بیان کردیا گیا ہے۔ حسن نظامی)

نمبر (۱۷)

حکم جسپر مہر شاہی ثبت ہے

بنام مرزا مغل ۲۶ رجون ۱۸۵۷ء

فرزند دلاور شہرۂ آفاق مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل

معلوم ہو کہ ہر روز احکام جاری کئے جاتے ہیں کہ افسران کیولری[1] فوراً باغ کو خالی کردیں مگر ہنوز خالی نہیں کیا اور آئے دن عذر و معذرت کرتے رہتے ہیں۔ اب صاف حکم دیا جاتا ہے کہ فرزند نامدار دولت تم افسران مذکورہ کو بلا کر حکم دو کہ اگر وہ اپنے تئیں سلطنت کے وفادار تصور کرتے ہیں تو کل بجائے توپخانہ میں جلنے کے باغ کو خالی کردیں اور ریکٹر صاحب کے مکان میں قیام کریں جو زیر قلعہ واقع ہے وہاں ان کی سکونت کے لئے کافی جگہ اور درختوں کا سایہ ہے۔ جو جواب دیں وہ ہماری آگاہی کے لئے فوراً بھیجدو (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فوج کسقدر

[1] سواروں کا رسالہ مترجم ۱۲